سراج العارفین، شہباز طریقت، شارح مکتوبات امام ربانی

حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ العزیز

تعارف:

ڈھونڈوں گے ہمیں ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جس کی حسرت وغم اے ہم نفسو! وہ خواب ہیں ہم

سراج العارفین حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمتہ اللہ علیہ ایک ہمہ صفت موصوف انسان تھے جن کا شمار عالم اسلام کے نابغہء روزگار، علمائے شریعت، عرفائے طریقت اور خطبائے ملت میں ہوتا ہے۔ توحید الٰہی پر ایمان آپ کی بندگی کا اثاثہ اور عظمت رسالت پر ایقان آپ کی زندگی کا خاصہ تھا۔ آپ فقر وغیور اور عشق جسور کے ترجمان تھے۔ سادگی و پرکاری آپ کا مزاج اور بے خودی و ہوشیاری آپ کی معراج تھی۔ آپ رعنائی وزیبائی کا منبع اور دلربائی اور پارسائی کا مرقع تھے۔ آپ جمال وکمال کا حسین سنگم اور اخلاص وللٰہیت کا حسین پیکر تھے۔ آپ صوفیاء کے لئے سراپا ادب و نیاز، علماء کے لئے مروت وایثار اور عامتہ الناس کے لئے شفقت و پیار کی آبشار تھے۔

شریعت وطریقت کے جامع ہونے کی بدولت آپ نے لوگوں کے چہروں کو نور سنت سے مزین اور سالکوں کے دیدۂ دل کو نور طریقت سے مزین کیا یہی وجہ ہے کہ بعد از وصال بھی آپ کے آستانے پر بندگانِ خدا کی دھوم اور عاشقان طریقت کا ہجوم رہتا ہے۔

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانہ میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

قدرت نے آپ کی ذات وصفات کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائی تھیں۔ بلاشبہ آپ شریعت کے عالم بھی تھے اور طریقت کے حامل بھی تھے...... سنت کے عامل بھی تھے اور شیخ کامل بھی تھے....... عاشق رسول بھی تھے اور مجاہد فی سبیل اللہ بھی تھے....... مایہ ناز خطیب بھی تھے اور بلند پایہ ادیب بھی تھے....... کتاب وسنت کے حامی بھی تھے اور شرک وبدعت کے ماحی بھی..... مرد فقیر بھی تھے اور روشن ضمیر بھی تھے.........

آپ حسن صورت وحسن سیرت کا حسین امتزاج تھے اس لئے سب سے نرالے وانوکھے تھے۔ علامہ اقبال نے خوب کہا ہے:

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کونسی بستی کے یا رب رہنے والے ہیں

خاندانی پس منظر:

کون جانتا تھا کہ خطہءِ کشمیر جنت نظیر میں حضرت مولانا لال دین نقشبندی قدس سرہُ العزیز کے گھر ۱۹۴۳ء بروز جمعرات بوقت فجر پیدا ہونے والا یہ فرزند ایک دن روشن آفتاب بن کر چمکے گا اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے افکار ونظریات کی ترجمانی کرتے ہوئے وہ عظیم کارنامہ سرانجام دے گا جسے گزشتہ چار صدیوں میں کوئی نہ کر سکا۔

آپ کا خاندان ۱۹۴۷ء میں جب ہجرت کر کے پاکستان آیا تو ضلع جہلم کی تحصیل سرائے عالمگیر کے گاؤں اورنگ آباد میں قیام کیا۔آپ کے والد گرامی حضرت مولانا لال دین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ ایک عالم باعمل اور صوفی منش بزرگ تھے۔والدہ مرحومہ درد دل رکھنے والی نہایت نیک سیرت اور پاکباز خاتون تھیں۔والدین کے حسن تربیت اور آغوشِ ولایت نے آداب فرزندی سکھائے۔اس طرح خود شناسی وخداشناسی اور خود آگہی وخدا آگاہی آپ کو ورثے میں ملی تھی۔

یہ حق آگاہی ، یہ خوش گوئی یہ ذوقِ معرفت
یہ طریق دوستی ، خود داری و تمکنت
اس کے شاہد ہیں کہ ان کے والد ابرار تھے
با خدا تھے اہل دل تھے صاحب اسرار تھے

آپ کا سلسلہ نسب صحابی رسول **حضرت دحیہ کلبی** رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے جا ملتا ہے جو نہایت حسین وجمیل شخصیت کے مالک تھے ۔حضرت جبرائیل امین علیہ السلام جب کبھی لباس بشری میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوتے تو حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں حاضر ہوتے یہی وجہ ہے کہ ان کے حسن وجمال کی جھلک آپ میں نمایاں نظر آتی ہے۔

ان کی ذریت کا ہر ذرہ نہ کیوں ہو آفتاب
سر زمین حسن سے نکلی ہے یہ کانِ جمیل

تعلیمی زندگی:

گھریلو مذہبی ماحول کی وجہ سے سکول کی تعلیم کے بعد جہلم، لاہور اور گوجرانوالہ کے مختلف دینی مدارس میں ممتاز اور جید علمائے کرام سے علوم دینیہ کا اکتساب حاصل کیا۔

☆.... جامعہ نظامیہ لاہور سے تنظیم المدارس کے تحت الشہادۃ العالمیہ (ایم اے عربی و اسلامیات) کا امتحان پاس کیا۔

☆.... شیخ القرآن حضرت علامہ محمد عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ قرآن پڑھا۔

☆.... امام اہلسنت حضرت علامہ سعید احمد کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (ملتان) سے سند حدیث حاصل کی۔

روحانی نسبت:

آپ کو درد و سوز اور تصوف و طریقت کی طرف میلان ورثہ میں ملا تھا۔ قدوۃُ الکاملین حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر زبدۃُ الفقراء حضرت خواجہ صوفی محمد علی نقشبندی مجددی رحمۃُ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی جو مادرزاد ولی اور بلند پایہ صاحب حال صوفی تھے۔ ان کی نگاہ ولایت نے پہلی نظر میں اس جوہر قابل اور گوہر نایاب کو پہچان لیا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت فرما لیا۔ پھر شیخ کامل کی روحانی توجہات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کو منازل سلوک طے کروا کر نہ صرف خرقہ خلافت سے نوازا بلکہ **''شہباز طریقت''** کا لقب بھی عطا کیا۔

آپ کے شیخ کامل حضرت **خواجہ صوفی محمد علی نقشبندی** رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ!

''اگر روز قیامت خدا نے پوچھا اے محمد علی! دنیا سے کیا لائے ہو تو میں محمد سعید احمد کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ ایزدی میں پیش کر دوں گا''

آپ کی اعلیٰ علمی و روحانی استعداد کو دیکھتے ہوئے اندرون و بیرون ملک کے جلیل القدر مشائخ عظام نے جملہ سلاسل طریقت (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور شاذلیہ) کے فیوض و برکات اور خرقہ ہائے خلافت و اجازت سے نوازا۔ یوں آپ کی ذات بابرکات جملہ سلاسل طریقت کے فیوض و برکات کی جامع و سنگم قرار پائی۔

جن مشائخ نے آپ کو خرقہ ہائے خلافت و اجازت سے نوازا ان میں سے چند اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

☆... خطیب الاسلام حضرت صاحبزادہ سید پیر فیض الحسن شاہ مجددی (وارث مسندِ آلو مہار شریف، ضلع سیالکوٹ)

☆... شیخ المشائخ حضرت پیر محمد فضل شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین چورہ شریف، ضلع اٹک)

☆... پیر طریقت حضرت خواجہ محمد غلام شاہ مجددی (سجادہ نشین تھیال شریف، ضلع اٹک)

☆...شہزادہ غوث الوریٰ حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد انور شاہ گیلانی بغدادی مدظلہ (سجادہ نشین سدرہ شریف ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد)

☆...غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)

☆...شیخ القرآن حضرت علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (وزیر آباد)

☆...شیخ الشیوخ حضرت العلام شیخ ابوالنور شاذلی رحمۃ اللہ علیہ (دمشق)

☆...پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر عاشق حسین شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ سرہند شریف (انڈیا) مدفون شیخوپورہ شریف)

خطابت:

عشق رسول میں ڈوبی ہوئی آواز، سخن دل نواز، محبت بھرا لہجہ و انداز، مترادفات کی دل نشینی، استعارات آفرینی، مطالب کا سیلاب، ارشادات و کنایات اور تلمیحات اور محاورات کا وافر استعمال آپ کی خطابت کے دلنشین عناصر آپ کے عمیق مطالعے کا بین وافر ثبوت تھے۔

بات کرتا ہے کہ خوشبو کو بدن دیتا ہے　　　　اس کا لہجہ تو کلیوں کو دہن دیتا ہے

آپ کی خطابت کی جولانی، سلاست وروانی اور شعلہ بیانی کو دیکھ کر شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ابوالبیان'' کا لقب دیا جو آپ کے نام کا جزوِ لازم بن کر رہ گیا۔

دراصل آپ کی بے مثال اور شہرہ آفاق خطابت کے پیچھے آپ کے مرشد مربی حضرت خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کارفرما تھی کہ اُنھوں نے خوش ہو کر فرمایا تھا:

''محمد سعید تجھ پر تقریر نازل ہوا کرے گی''

یہی وجہ تھی کہ آپ کے ہم عصر نامور علماء ومشائخ کرام آپ کی **''معراج خطابت''** کے معترف تھے۔

خطیب الاسلام حضرت صاحبزادہ پیر فیض الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ (آلومہار شریف) کی ۲۵ سالہ صحبت ورفاقت اور تربیت وشفقت نے آپ کے دینی، روحانی، فکری اور ادبی رجحانات میں مزید نکھار پیدا کیا جس سے میدان خطابت میں آپ کو عالمگیر شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی۔

عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کا قیام:

آپ نے فروری ۱۹۸۰ء میں عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کی بنیاد رکھی جس کے تحت نوجوانوں کی علمی، فکری ،نظریاتی تربیت اور روحانی ذوق کی آبیاری کے لئے عملی جدوجہد کا آغاز کیا۔ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کے قیام کا بنیادی مقصد تعلیمات کتاب وسنت کی ترویج واشاعت، غلبہ اسلام کیلئے مسلمانوں کو متحد ومنظم اوران کی علمی وعملی، فکری وروحانی تربیت کرنا تھا تا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے نئے دور کا آغاز ہو سکے۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق مغرب میں ترے دور کا آغاز ہے

تحریکی سرگرمیاں:

آپ اپنی ذات میں انجمن تھے تاہم آپ پھر بھی آپ جمعیت علمائے پاکستان، جماعت اہلسنت اور دیگر کئی مذہبی اور سیاسی تنظیموں میں نمایاں عہدوں پر تبلیغی وروحانی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

عرصہ تین سال تک آزاد کشمیر کی سب سے موثر دینی اور سیاسی تنظیم جمعیت علمائے جموں کشمیر کی صدارت کر فرائض سرانجام دیئے لیکن جلد ہی عملی سیاست سے کنارہ کش ہو گئے۔

سنی جہاد کونسل کا قیام:

غلبہ اسلام، آزادی کشمیر اور تکمیل پاکستان کے لئے آپ نے لیاقت باغ راولپنڈی میں ..... جہاد کشمیر کنونشن ..... کا انعقاد کیا۔ جس میں آپ کی دعوت وتحریک پر ایک ہزار علماء ومشائخ نے شرکت کی۔ جس کے پہلے کنوینئر اور صدر کنونشن آپ ہی تھے اور وہاں آپ نے ۲ مارچ ۱۹۹۲ء کو آل جموں کشمیر سنی کونسل کی بنیاد رکھی۔

علاوہ ازیں جماعت اہل سنت پاکستان، جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت اہل سنت آزاد کشمیر، جمعیت علماء جموں کشمیر، عالمی ادارہ تنظیم الاسلام، انجمن طلباء اسلام، تحریک منہاج القرآن وغیرہ جیسی قابلِ ذکر ے تنظیموں کے سربراہان اور نمائندگان کنونشن میں شریک ہوئے اور حضرت ابوالبیان کو عظیم کنونشن کے انعقاد پر خراج تحسین وتبریک پیش کیا بلکہ نبیرۂ سیدنا مجدد الف ثانی امیر المجاہدین پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی (صدر افغان عبوری حکومت) نے حضرت ابوالبیان کے متعلق یہ فرمایا تھا:

’’جس موثر انداز میں علامہ مجددی صاحب نے مقدمہ کشمیر پیش فرمایا ہے اگر ہمارے پاس ان جیسا ایک بھی رجل رشید ہوتا اور وہ افغانستان کا مسئلہ اس انداز میں پیش کرتا تو آج افغانستان کے حالات اس سے موثر ہوتے‘‘۔

آخری وقت تک شدید علالت کے باوجود سنی جہاد کونسل کے ناظم اعلیٰ رہے، پاکستان و کشمیر میں اسلامی و روحانی معاشرے کی تشکیل و تعمیر کے لئے عملی جہاد میں مصروف رہے۔

دینی مدارس کا قیام:

آپ نے ۱۹۸۲ء میں جی ٹی روڈ بالمقابل ریگل چائنہ گوجرانوالہ (بطرف لاہور) پانچ ایکڑ اراضی پر مشتمل مرکزی دارالعلوم اہلسنت و جماعت (جامعہ ریاض المدینہ) کی بنیاد رکھی۔ یہاں نہایت خوبصورت انداز میں تعلیمی نظام شروع کیا تو دیکھتے ہی دیکھتے تشنگانِ علم وحکمت اس مادرِ علمی کی طرف اُمڈ آئے۔ سینکڑوں طلباء زیور تعلیم سے آراستہ ہونے کے لئے شہر سے باہر اس دارالعلوم میں نہایت ذوق وشوق سے تشریف لے جاتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ نہایت احسن انداز میں یہ علمی سلسلہ قائم ہوا مگر چند جاہ پسند عناصر کے لئے یہ بات بہت ناگوار تھی کہ دین متین کی یہ قیادت حضرت ابوالبیان رحمتہ اللہ علیہ فرمائیں؟ لہٰذا اُنہوں نے ہر سطح پر آپ کی زبردست مخالفت شروع کر دی چنانچہ بادل نخواستہ آپ اس نظام سے دست کش ہو گئے مگر معاندین کی پوری کوشش کے باوجود یہ تعلیمی نظام معطل رہا بالآخر اُنہیں اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ یہ نظام چلانا ہمارے بس کی بات نہیں پھر سالہا سال تعطل کے بعد بحمد تعالیٰ انہیں یہ نظام دوبارہ آپ کی زیر سرپرستی میں دینا پڑا۔ اب یہ دارالعلوم مدینہ اسلامک یونیورسٹی کے نام سے علوم اسلامیہ وعصریہ کا حسین سنگم ہے جو بڑے احسن انداز میں وارثانِ منبر ومحراب کی تعلیم وتربیت کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں اہل سنت کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ اے بلاک ماڈل ٹاؤن کے بانی ومہتمم بھی آپ ہی تھے۔

علاوہ ازیں درجنوں مساجد ومدارس اور مذہبی وسماجی تنظیموں کی عمر بھر سرپرستی اور مالی معاونت فرماتے رہے۔

تبلیغی کاوشیں:

آپ نے دین اسلام کے بنیادی نظریات اور کتاب وسنت کی آفاقی تعلیمات سے عوام الناس کو روشناس کرانے کے لئے مجلس دین ودانش کے تحت مختلف دروس وقرآن وحدیث وتصوف کا سلسلہ شروع کیا جن میں بالخصوص قرآنی سورتوں کا اجمالی تعارف اور مختلف قرآنی مضامین کی تعبیر وتشریح آپ کے موضوع سخن ہوتے تھے۔

☆....دروس احادیث میں خصوصاً شمائل ترمذی کچھ ایسے ایمان افروز اور دلکش انداز میں بیان فرماتے کہ سامعین پر رقت کی کیفیت طاری ہوجاتی۔

☆....کئی مرتبہ بیرونی ممالک (برطانیہ، آسٹریلیا، ملائیشیا، عراق، سعودی عرب، ہندوستان وغیرہ) میں تبلیغی وروحانی دورے بھی فرمائے۔

☆....ماشاء اللہ آٹھ مرتبہ حج بیت اللہ اور متعدد عمروں کی سعادت بھی آپ کے حصے میں آئی۔ قیام حرمین شریف کے دوران بھی دعوت وارشاد کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

بحیثیت شیخ طریقت:

شیخ کامل نبوت ورسالت کی نیابت وخلافت کے طور پر سالکین کی قلبی تنویر اور باطنی تطہیر کر کے ان کو منزل آشنا کرتا ہے

''**نقشبنداں عجب قافلہ سالا رانند**'' کے مصداق آپ سلوک نقشبندیہ مجددیہ طے کروانے میں مشاق تھے۔کئی احباب کو ایک ہی توجہ سے عالم امر اور عالم خلق کے لطائف طے کروادیئے۔دیگر سلاسل طریقت کے سالکین بھی آپ کی توجہات قدسیہ اور باطنی رہنمائی حاصل کرتے تھے بلکہ بعض نامور مشائخ بھی آپ سے اسرار طریقت سیکھتے اور روحانی مسائل دریافت کرتے تھے۔

دروس تصوف:

تصوف وطریقت کے نہایت باریک ،لطیف اور دقیق مسائل اور معارف پر شرح وبسط کے ساتھ کلام کرنے اور عامتہ الناس کے قلوب واذہان میں صحیح اسلامی تصوف کو اجاگر کرنے کی صلاحیت خصوصی طور پر قدرت نے آپ کو ودیعت فرمائی تھی۔یہی وجہ تھی کہ آپ قدوۃُ الکاملین حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب مستطاب ''**کشف المحجوب**'' کا مسلسل آٹھ برس (۱۹۸۹ء تا مئی ۱۹۹۶ء) تک ہفتہ وار درس ارشاد فرماتے رہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے خصوصی علوم ومعارف پر مشتمل رسالہ مبارکہ ''**مبداء ومعاد**'' احباب کو سبقاً پڑھایا نیز مکتوبات امام ربانی کا تقریباً ربع صدی درس ارشاد فرماتے رہے۔

البینات شرح مکتوبات:

۱۹۸۹ء میں جب عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کے زیر اہتمام .... ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام ..... کا اجراء ہوا تو آپ نے تعلیمات مجددیہ کے فروغ واحیاء کے لئے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کے ''**مکتوبات شریفہ پہلی اردو شرح البینات**'' کے عنوان سے لکھنے کا آغاز کیا۔

مکتوبات امام ربانی علوم معارف اور حقیقت ومعارف کا بحر ذخار ہے جن کے متعلق حضرت العلام سید حضرت عبدالحکیم بن المصطفٰی الآرواسی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے:

''افضل الکتب الاسلامیته بعد کتاب اللہ تعالیٰ وبعد احادیث النبویته مکتوبات للامامالربانی لامثل لہُ فی الاقطار الجهانی''

مکتوبات کی شرح یقیناً ایک مشکل ترین کام تھا کیونکہ مکتوبات امام ربانی کو سمجھنے کے لئے صرف عربی اور فارسی زبان پر عبور واصطلاحاتِ تصوف کا جان لینا ہی کافی نہیں بلکہ حضرت مجدد پاک رحمۃُ اللہ علیہ کے لامحدود مکشوفات ،حقائق ومعارف کو سمجھنے کے لئے اعلیٰ روحانی استعداد کے ساتھ ساتھ بلند فکر ونظر اور علم کسبی کے علاوہ علم وہبی کی بھی ضرورت ہے جو کہ خداداد صلاحیت ہے نیز یہ قال کا علم نہیں بلکہ حال کا علم ہے اس کا تعلق واردات قلبیہ اور مشاہدات ذاتیہ کے ساتھ ہے نیز قلبی واردات وکیفیات اور ذاتی مشاہدات ومکاشفات کا ادراک کر کے ان کو الفاظ کی حسین لڑی میں پرونا اور بھی مشکل کام ہے ۔بحمد تعالیٰ اللہ رب العزت نے یہ ساری قابلیتیں وصلاحتیں آپ کی ذات بابرکات میں ودیعت فرمائی تھیں ۔

آپ کے اس کام نے علماء کے علاوہ اخص الخواص کو بھی ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا۔کچھ نے اس کام کو سراہا اور داد تحسین دی تو کچھ انگشت بدنداں رہ گئے بلکہ کچھ نے تو یہ سمجھا کہ یہ کام زیادہ دیر تک چلنے والا نہیں لیکن جس کام کی بنیاد خلوص للہیت پر ہو، جہاں تائید ایزدی اور بزرگوں کی توجہات شامل ہوں ،مزید یہ کہ خود حضور ﷺ کی روحانیت ممد ومعاون ہو تو ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس سلسلہ میں آپ خود فرماتے ہیں کہ!

”ایسا کئی بار ہوا کہ البینات کے سلسلہ میں کسی مشکل مسئلہ کے حل کی جب کوئی صورت نہ بن پڑتی تو حضور مجدد پاک رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں فاتحہ پڑھ کر متوجہ ہوتا تو اس مسئلہ کا حل معلوم ہو جاتا کبھی القائی طور پر تو کبھی یوں کہ کسی نہ کسی کتاب میں فوراً وہی مسئلہ سامنے آجاتا“ ....سبحان اللہ

تصانیف عالیہ:

جس طرح فن خطابت میں اپنی عظمت کا لوہا منوایا اسی طرح میدان تحریر کے بھی آپ شاہسوار ہیں۔آپ کی تصنیفات جلیلیہ ادب وانشاء کا عظیم شاہکار ہیں جن میں تحقیق وتدقیق کے ساتھ ساتھ ایجاز واختصار اور برمحل اشعار کا استعمال قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہے۔ان میں علوم ومعارف ،حقائق ودقائق ،شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کے دریا بہا دیئے گئے ہیں جن کا صحیح ادراک و احساس ان کے مطالعہ وملاحظہ سے ہی ممکن ہے تاہم آپ کی درج ذیل تصانیف منظر عام پر آئی ہیں جبکہ متعدد منصوبہ جات ابھی تشنہ تکمیل ہیں:

☆.....البینات شرح مکتوبات

☆.....سعادت العباد شرح مبدا ومعاد

☆.....البیان (تقریری مجموعہ)

☆.....تذکرہ مشائخ آلومہار شریف

☆.....سرمایہ ملت کا نگہبان

☆.....کلمہ طیبہ اور اس کے تقاضے

☆.....اسلام میں عید میلاد النبی کی حیثیت

☆.....صلوٰت الابرار (مجموعہ درود وسلام)

☆.....قرآنی سورتوں کا اجمالی تعارف

☆.....شرح شمائل ترمذی

☆.......شرح کشف المحجوب

☆.....مقالات ابوالبیان

☆......آداب الحرمین

☆.......ایمان اور اس کے ثمرات

وصال باکمال:

جملہ سلاسل وطریقت کی نسبتوں کے حامل یہ مرد وحید اپنے مشائخ کرام کے تفویض کردہ روحانی وتبلیغی مشن کی تکمیل وتشہیر کے بعد یہ تبلیغی وروحانی نظام اپنے جانشین مکرم مدظلہ کے سپرد فرما کر آخر کار ۱۰ اگست ۲۰۰۲ء بروز اتوار بمطابق یکم جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ کو واصل بحق ہوگئے۔